www.KitaboSunnat.com

قاری محمد عادل خاں

دمشق کے چند علمی مراکز

دمشق کی مختصر تاریخ

دمشق ملک شام کا سب سے قدیم شہر ہے۔ جنگ یرموک کے فوراً ہی بعد ۱۴ھ میں اس پر مسلمانوں کا قبضہ ہوگیا۔ پہلے اس پر بازنطینی حکومت تھی۔

۱۴ھ سے لے کر آج تک اس کو ہمیشہ اسلامی ثقافت کے مرکز کی حیثیت حاصل رہی۔ ۴۱ھ کے قریب حضرت امیر معاویہؓ نے دمشق کو اپنا دارالخلافہ بنایا اور ان کے چوتھے جانشین ولید کے زمانے میں کنیسہ یوحنا کے کھنڈروں پر جامع دمشق تعمیر ہوئی اس مسجد کی وجہ سے دمشق کی قدر و منزلت مسلمانوں کے دلوں میں بہت بڑھ گئی۔

دمشق، مملکت شام کا صدر مقام اور خلفائے بنوامیہ کا پایہ تخت رہا ہے۔ عہد صحابہ میں سرزمین شام میں ایک بار دس ہزار صحابی موجود تھے رضی اللہ عنہم۔

حافظ ابن عساکر (م ۵۷۱ھ) تاریخ دمشق میں ولید بن مسلم سے جو امام اوزاعی کے نامور شاگرد ہیں بسند ناقل ہیں کہ

دخل الشام عشرة آلاف عين رأت رسول الله صلى الله عليه وسلم۱؎	ملک شام میں ایسے دس ہزار حضرات داخل ہوئے جنھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا تھا۔

اہل شام کی تعلیم و تربیت کا اہتمام

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے عہد خلافت میں باشندگان شام کی تعلیم و تربیت کا خاص طور سے اہتمام کیا اور اس کے لیے حضرت معاذ بن جبلؓ اور عبادہ بن الصامتؓ کو جو اکابر صحابہ میں سے تھے وہاں

۱؎ تاریخ دمشق ص ۴/۳۱، ج ۱ - طبع دمشق ۱۳۷۱ھ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا، چنانچہ علامہ ابن تیمیہ اپنی مشہور و معروف کتاب "منہاج السنۃ النبویۃ فی نقض قول الشیعۃ والقدریہ" میں لکھتے ہیں۔

فان عمر رضی اللہ عنہ کان قد ارسل الی مصر من یعلمھم القرآن والسنۃ وارسل الی اھل الشام معاذ بن جبل وعبادہ بن الصامت وغیرھما وارسل الی العراق ابن مسعود وحذیفۃ وغیرھما۔[1]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مصر، شام اور عراق کی طرف صحابہ کو بھیجا تاکہ وہاں کے لوگوں کو قرآن وسنت کی تعلیم دیں۔ شام میں معاذ بن جبل اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہما اور عراق کی طرف ابن مسعود اور حذیفہ وغیرہ کو۔

فتن وملاحم سے متعلق احادیث بیان کرنے کے سلسلے میں اہل شام کو مستند سمجھا جاتا تھا۔ حافظ ابن عساکر تحریر فرماتے ہیں:

ان اردت الصلاۃ فعلیك باھل المدینۃ وان اردت المناسك فعلیك باھل مکۃ وان اردت الملاحم فعلیك باھل الشام والرائے عن اھل الکوفۃ۔[2]

اگر نماز سیکھنا ہو تو اہلِ مدینہ کے پاس جاؤ اور اگر مناسکِ حج جاننا چاہتے ہو تو اہلِ مکہ کا رخ کرو اور اگر ملاحم کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا شوق ہے تو اہل شام سے سیکھو اور فقہ اہل کوفہ سے۔

حافظ ذہبی لکھتے ہیں: دمشق ہی جو شام کی وسیع مملکت اور متعدد بلاد وقصبات میں پھیلے ہوئے ملک کا ایک بڑا شہر ہے متعدد صحابہ کرامؓ آکر فروکش ہوئے۔ حضرت امیر معاویہؓ اور ان کے بعد عبدالملک اور ان کی اولاد کے زمانے میں یہاں علم کی کثرت رہی، تابعین وتبع تابعین کے عہد میں فقہاء و محدثین اور قراء برابر پیدا ہوتے رہے۔

پھر ابومسہر، ہشام، دحیم، سلیمان ابن بنت شرحبیل کے دور میں اور ان کے بعد ان کے شاگردوں کے زمانے میں یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا۔ بالخصوص دمشق میں تو علم کا خوب چرچا تھا۔ یہ بات ذہبی کی اس عبارت سے معلوم ہو سکتی ہے۔ وہ لکھتے ہیں۔

وھی دار قرآن وحدیث وفقہ وتناقص بھا العلم فی المائۃ الرابعۃ۔[3]

یہ قرآن، حدیث اور فقہ کا گھر تھا اور چوتھی اور پانچویں صدی میں یہاں علم کم ہو گیا تھا۔

---

[1] تاریخ دمشق جلد ۱، ص ۱۴۲ طبع میریہ مصر
[2] تاریخ دمشق
[3] تاریخ دمشق ج ۱ ص ۳۴۸

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ ذہبیؒ کا یہ کہنا تو درست ہے کہ دمشق علم قرآن اور حدیث و فقہ کا گھر تھا لیکن یہ کہنا کہ چوتھی اور پانچویں صدی میں یہاں علم کم ہو گیا تھا درست نہیں کیونکہ جوں جوں آبادی میں اضافہ ہوتا ہے اس کے ساتھ ساتھ علوم اور صنعت و حرفت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ثبوت اس کا یہ ہے کہ ابن خلدون جیسے ماہر تاریخ کا کہنا ہے کہ جوں جوں آبادی بڑھتی ہے علم میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ؔ

دمشق کی اس مختصر تاریخ کے بعد اب ان درسگاہوں کا ذکر شروع کیا جاتا ہے جو اس مضمون کا اصل مقصد ہے ان درسگاہوں کے اساتذہ، علماء، ائمہ اور مجتہدین کرام سے اندازہ لگائیے کہ یہاں علم حدیث کی ترویج و اشاعت میں کتنی کوشش ہوئی۔

۱۔ **نوریہ**۔ دمشق کا سب سے قدیم بلند پایہ دار الحدیث نوریہ ہے۔ اسے ملک نور الدین محمود زنگی (م ۵۶۹ھ) نے تعمیر کیا۔ اس دار الحدیث کے متعلق ابن کثیر رقم طراز ہیں

اسی مدرسہ کے صحن میں ملک نور الدین محمود زنگی کا مزار بھی ہے۔

اگرچہ یہ دار الحدیث سادہ تھا لیکن اس میں اس قدر جید اور ذہین محدثین کرام کا جھمگٹا رہتا تھا کہ اور کہیں کم ہی ہو گا۔

اس دار الحدیث کے اول مہتمم حافظ ابن عساکر تھے حافظ ابن عساکر مشہور محدث ہیں۔ ان کی مشہور اور مفید ترین تالیف "تاریخ دمشق" ہے۔ یہ کتاب آٹھ جلدوں پر مشتمل ہے اور دمشق کے متعلق صحیح اور مکمل ماخذ ہے۔ حافظ ابو القاسم ابن عساکر کا اپنا بیان ہے کہ میں نے ایک ہزار تین سو مرد اور اسی سے کچھ اوپر محدثات خواتین سے سماع حدیث کیا ہے۔ اس دار الحدیث کے دوسرے مہتمم ابو القاسم کے بیٹے بہاء الدین القاسم تھے۔ ان کے بعد زین الامناء بن عساکر مہتمم رہے۔

اس دار الحدیث کے شیوخ الحدیث درج ذیل ہیں۔

بہاء الدین النابلی، تاج الدین الفزاری، جمال الدین بن الصابونی، مجد الدین بن المہتار، فخر الدین حنبلی، علاؤ الدین بن عطار، شرف الدین النابلسی، علم الدین اشبیلی، حافظ مزی، حافظ

عہ محدث:۔ آبادی کے بڑھنے سے جن علوم میں اضافہ ہوتا ہے وہ عصری اور سائنسی علوم ہیں۔ امام ذہبی نے جس "العلم" کی کمی کے متعلق لکھا ہے اس سے مراد علوم اثر یعنی۔ قرآن و حدیث اور فقہ کے علوم ہیں۔ اذاً فلا تعارض۔ ع۔ ف

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقی الدین بن رافع، عماد الدین حسینی، عز الدین اربلی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔
ان محدثین کرام کی فہرستِ اسماء سے پتا چل سکتا ہے کہ یہ دار الحدیث کس قدر اہمیت کا حامل تھا۔ کیونکہ ہر دار الحدیث اپنے اساتذہ گرامی قدر کی وجہ سے شہرت پاتا اور مرجع خلائق بنتا ہے۔

۲۔ **اشرفیہ**:۔ اس دار الحدیث کو ملک اشرف موسیٰ بن عادل برادر زادہ سلطان صلاح الدین ایوبی فاتح بیت المقدس نے خرید کر دار الحدیث بنایا اور انہیں کے نام سے مشہور ہوا۔ اس کی تاریخ تعمیر ۶۲۳ھ ہے۔

بعض محدثین کرام یہ ہیں۔
علامہ ابن الصلاح (م ۶۴۳ھ) ابن الحرستانی، ابو شامہ، امام نووی، زین الدین فارقی، کمال الدین شریشی، صدر الدین بن الوکیل ابن الزملکانی، حافظ مزی، علامہ حافظ تقی الدین السبکی۔ حافظ ابن کثیر اور قطب الدین خیضری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۳۔ **الاشرفیہ البرانیہ**:۔ دمشق کے مشہور ترین پہاڑ قاسیون کے دامن میں نہر یزید کے کنارے تقی الدین التکریتی وزیر کے قبر کے بالکل سامنے واقع ہے۔ اس دار الحدیث کی بنا کا سہرا بھی ملک اشرف کے سر ہے۔

محدثین کرام:۔
قاضی شمس الدین ابن ابی عمر، امام شمس الدین بن کمال مقدسی، تقی الدین سلیمان بن حمزہ۔ شرف الدین الفائق حنبلی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

۴۔ **البھائیہ**:۔ یہ دار الحدیث باب طوما میں ہے یہ دار الحدیث بہاء الدین ابو محمد القاسم بن بدر الدین ابو غالب المظفر (م ۶۸۲ھ) کا گھر تھا۔ اس کے بعد دار الحدیث کی شکل دے کر اس میں علم حدیث کا چراغ روشن کیا گیا۔ اس دار الحدیث کے مہتمم و متولی کا نام ابو المحاسن ابن جماعہ تھا۔

۵۔ **الحمصیہ**:۔ حلقہ حمص کے نام سے مشہور تھا اب یہ ناپید ہے۔ اس دار الحدیث میں حافظ مزی اور علامہ حافظ صلاح الدین علی بن کیکلہ نے درس حدیث دیا ہے۔

۶۔ **الدوادایہ**:۔ یہ دار الحدیث جس کے ساتھ ایک مدرسہ اور ایک رباط بھی ہے باب الفرج میں ہے۔ اس کے بانی حافظ علم الدین سنجر الدوادار (م ۶۹۹ھ) ہیں حافظ علم الدین ترک کے ایک مشہور و معروف عالی مرتبت خاندان کے فرد ہیں۔ اس دار الحدیث کے محدثین کرام

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے نجم الدین بن قوام بھی ہیں۔

۷۔ **الساموریہ**:۔ یہ دار الحدیث محلہ مأذنۃ الشحم سے قریب کوچہ شیخ دسوقی میں واقع ہے ایک خانقاہ بھی ہے۔ اس دار الحدیث کے بانی صدر کبیر سیف الدین ابو العباس احمد بن محمد البغدادی سامری ہیں۔ علامہ موصوف اسی جگہ مدفون ہیں۔

۸۔ **السکریہ**:۔ یہ باب الجابیہ میں ہے اس دار الحدیث کے شیخ الحدیث شیخ الاسلام علامہ تقی الدین ابن تیمیہ اور ان کے والد اور علامہ ذہبی اور صدر مالکی رہ چکے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک خانقاہ بھی ہے۔ خیال ہے کہ اس دار الحدیث کا نام اب جامع السادات ہے۔

۹۔ **الشقیشقیہ**:۔ اس دار الحدیث کے بانی نجیب الدین ابو الفتح نصر اللہ الشیبانی المعروف بابن الشقیشقیہ ہیں۔ یہ دار الحدیث اب معدوم ہو چکا ہے۔

۱۰۔ **العرویہ**:۔ جامع اموی کی جانب شرق میں مشہد عروہ میں ہے۔ شرف الدین محمد بن عروہ موصلی (م ۶۲۰ھ) نے بنایا اور ایک عظیم الشان کتب خانہ بھی اس کے ساتھ قائم کیا گیا تھا۔ اس کے شیوخ الحدیث میں سے فخر ابن عساکر اور زکی الدین البرزالی ہیں۔

۱۱۔ **الفاضلیہ**:۔ کلاسہ میں واقع ہے سلطان صلاح الدین کے امراء میں سے قاضی الفاضل البیانی کی طرف منسوب ہے اور سلطان صلاح الدین کی قبر کے قریب ہے۔
گمان ہے کہ اس کے پہلے مدرس تقی الدین البلدانی ہیں۔ ان کے بعد اس منصب پر مختلف علماء متمکن رہے جن میں سے نجم الدین، بدر الدین کے بھائی اور حافظ محمد السلالی اور شمس الدین البعلی ہیں۔

۱۲۔ **القلانسیہ**:۔ مدرسہ ابی عمر جو صالحیہ میں ہے کے غرب میں واقع ہے اس کے ساتھ رباط اور ایک مینارہ ہے۔ اس کے نیچے میں نہر یزید گزرتی ہے۔ اس کے بانی عز الدین ابو یعلی التمیمی (م ۷۲۹ھ) ہیں جو ابن القلانسی کی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا شمار اکابرین دمشق میں ہوتا ہے۔

۱۳۔ **القوصیہ**:۔ رحبہ سے قریب ہے۔ بعض کا کہنا ہے کہ یہ دار الحدیث جامع اموی میں شافعیہ کے نزدیک ہے۔

۱۴۔ **الکرودسیہ**:۔ یہ دار الحدیث مأذنۃ الشحم کے غرب میں واقع ہے۔ محمد بن عقیل بن کرودس السلیمی محتسب (کوتوال شہر دمشق) نے ۷۴۱ھ میں قائم کیا۔ اب اس کی جگہ جامع

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماذنۃ الشحم ہے۔

۱۵۔ **النفیسیہ**:۔ بیمارستان دقاقی اور باب الزیادہ کے سامنے اور مدرسہ امینیہ کے جانب شمال وغرب میں ہے اس کو اسماعیل النفیس بن محمد بن عبدالواحد الحرانی ناظر الایتام نے ۶۹۶ھ میں تعمیر کیا۔ اب یہ معدوم ہو چکا ہے۔ اس کے شیوخ میں سے علاء الدین الکندیؒ اور علم الدین البرزالیؒ ہیں۔

۱۶۔ **الناصریہ**:۔ اس کے ساتھ رباط بھی ہے۔ جبل قاسیون کے دامن میں جامع الافرم کے سامنے ہے۔ اس دارالحدیث کو ملک الصلاح ابن الملک العزیز نے ۶۵۴ھ میں بنایا۔ اب یہاں ایک خوب صورت باغ ہے۔

اس دارالحدیث کے شائخ میں کمال الدین شریشی اور ان کے صاحبزادے ابوبکر اور حسام الدین القوی اور نجم الدین بن القوام (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) ہیں۔

۱۷۔ **التنکزیہ**:۔ یہ دارالقرآن والحدیث ہے۔ حمام نورالدین الشہید کے مشرق میں ہے۔ نائب السلطنت تنکز نے ۷۲۳ھ میں بنایا۔ اب یہاں بچوں کا ایک مکتب ہے۔

۱۸۔ **الصبانیہ**:۔ یہ بھی دارالقرآن والحدیث تھا۔ اس کے بانی شمس الدین بن تقی الدین بن الصبان ہیں۔ مختصر الدارس میں لکھا ہے کہ یہ دارالحدیث فتنۂ تیمور میں جل گیا تھا۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال۔

ماخذ و مراجع

۱۔ تاریخ دمشق۔ ابن عساکر۔ ۲۔ تذکرۃ الحفاظ۔ ذہبی۔

۳۔ تاریخ بغداد خطیب بغدادی۔

۴۔ بلادِ فلسطین وشام۔ سید ہاشمی صاحب فرید آبادی۔

۵۔ خلاصہ ابن الفقیہ۔ ابن الفقیہ۔ ۶۔ المسالک والممالک۔ ابن خردادبہ۔

۷۔ تاریخ علماء بغداد المسمّٰی منتخب المختار۔ محمد بن رافع السلامی۔

۸۔ البدایہ والنہایہ۔ ابن کثیر۔

۹۔ التہذیب۔ ابن حجر عسقلانی۔

۱۰۔ سفرنامۂ شام۔ مولانا عاشق الٰہی میرٹھی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ